S_1997_1_80_82

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1997 ایس یو پی پی 1 ایس سی آر

ٹاٹا انجینئرنگ اینڈ لوکوموٹیو کمپنی لمیٹڈ اور دیگر

بنام۔

گجنان وائی مینڈریکر

5 مئی 1997

کے۔راماسوامی اور ڈی۔پی۔وادھوا، جسٹسز

صارفین کے تحفظ کا قانون، 1986۔

تجارتی گاڑی خراب پائی گئی-معاوضے کا دعوی-صارف کی طرف کٹوتی-ریاستی کمیشن کی طرف سے دیا گیا معاوضہ جس کی تصدیق قومی کمیشن نے کی ہے-منعقد ہوا، جب گاڑی کو نقائص کے ساتھ استعمال کیا جا رہا تھا، تو خریدار کو گاڑی کے استعمال کی طرف کٹوتی کے بعد وارنٹی کے مطابق اچھی حالت میں گاڑی نہ پہنچانے پر معاوضہ دینا ضروری ہے۔ حالات میں کمیشن کی طرف سے دیئے گئے معاوضے کا ایک تہائی حصہ گاڑی کے صارف کی طرف کٹوتی کی جائے-باقی رقم کے لیے کمیشن کے حکم کی تصدیق کی جاتی ہے۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1997 کی دیوانی اپیل نمبر 3620۔

1994 کے ایف اے نمبر 784 میں نیشنل کنزیومرز ڈسپیوٹس ریڈریسل کمیشن، نئی دہلی کے مورخہ 23.9.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

ایف۔ایس۔نریمن، رویندر نارائن، آدتیہ نارائن اور امیتابھ مرواہ جے۔بی۔ڈی اینڈ کمپنی کے لیے، اپیل گزاروں کے لیے

جواب دہندہ کے لیے اے۔کے۔گوئل اور شیلا گوئل۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف کے وکلاء کو سنا ہے۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل 23 ستمبر 1996 کو نیشنل کنزیومر ڈسپیوٹس ریڈریسل کمیشن کے ذریعے ایف اے نمبر 784/94 میں منظور کیے گئے حکم نامے سے پیدا ہوتی ہے۔

مدعا علیہ نے تجارتی گاڑی بک کی تھی، جسے عام طور پر 'ٹپر ٹرک' کے نام سے جانا جاتا ہے جس کا رجسٹریشن نمبر SK1210/B/36 , 7 مئی 1991 کو اس نے ایک قومی بینک سے معمول کی تجارتی شرح سود پر قرض حاصل کرنے کے بعد گاڑی خریدی۔ 9000 کلومیٹر کے لیے ڈرائیور اور مالک کے طور پر گاڑی چلانے کے بعد پتہ چلا کہ ٹائر مکمل طور پر ختم ہو چکے تھے، گاڑی کے فرنٹ ایکسل پن مناسب طریقے سے نہیں لگائے گئے تھے؛ 40 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے گاڑی (خالی) میں بہت زیادہ تھرتھراہٹ ہوئی کیونکہ کیبن مکمل طور پر ڈھیلا تھا وغیرہ۔ انہوں نے آٹھ ماہ بعد 10 مارچ 1992 کو اپنے خط میں ان نقائص کا ذکر کیا۔ اس کے بعد، اس نے ایجنٹ، جس کے بذریعے اس نے گاڑی خریدی تھی، کو لکھے اپنے مختلف خطوط میں اس بات کا اعادہ کیا۔ آخر کار، 2 مئی 1992 کے خط کے ذریعے، یہ اطلاع دینے کے بعد کہ مرمت کے باوجود 18000 سے 18500 کلومیٹر تک گاڑی چلانے کے باوجود، گاڑی وہی پریشانی دے رہی ہے۔ سروس کی وارنٹی کے باوجود، پریشانی دور نہیں ہوئی۔ اس کے مطابق، انہوں نے ریاستی کمیشن میں شکایت درج کرائی۔ کمیشن نے شواہد پر غور کرنے اور دونوں فریقوں کے وکیل کو سننے کے بعد پایا کہ اپیل کنندہ 28 جولائی 1992 سے 18 فیصد سالانہ کی شرح سود کے ساتھ کل 17 روپے کی رقم ادا کرنے کا ذمہ دار ہے۔ قومی کمیشن کی اپیل پر اس کی تصدیق ہوئی۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل شری ایف ایس نریمن کا کہنا ہے کہ اپیل کنندہ اس معاملے میں دیے قابل نقصانات کی مقدار کے بارے میں اتنا زیادہ نہیں ہے۔ بلکہ، وہ اس اصول کی توثیق کرنا چاہتے ہیں جس پر اس قسم کی شکایات میں نقصانات دیے جاتے ہیں۔ ان کے مطابق، شکایت ڈیلیوری کی تاریخ سے 8 ماہ بعد کی گئی تھی؛ وہ بھی گاڑی کو 18000 سے 18500 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے لیے استعمال کیے جانے کے بعد۔; شکایت اگست 1992 میں درج کی گئی تھی۔ جب مقرر کردہ کمشنر نے 10 اپریل 1993 کو اپنی رپورٹ دی تو گاڑی نے 65000 کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا تھا۔ ریاستی کمیشن نے 24 ستمبر 1994 کو حکم جاری کیا جس کی تاریخ تک مزید 2500 سے 30000 کلومیٹر کا فاصلہ طے ہو چکا ہوتا۔ ان حالات میں گاڑی کے استعمال کے لیے متناسب کٹوتی کی جاتی۔ ہمیں دلیل میں وقت ملتی ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ مذکورہ مدت کے دوران گاڑی کا استعمال کیا گیا تھا۔ جب گاڑی کو وہی نقائص کے ساتھ استعمال کیا جا رہا تھا جس کی نشاندہی کی گئی تھی، تو ضروری ہے کہ خریدار کو گاڑی کے استعمال کے لیے کٹوتی کے بعد وارنٹی کے مطابق گاڑی کو اچھی حالت میں نہ پہنچانے پر معاوضہ دیا جائے۔ حقائق اور حالات کے پیش نظر، ہم سمجھتے ہیں کہ کمیشن کی طرف سے دیے گئے معاوضے کا ایک تہائی حصہ زیر بحث مدت کے لیے گاڑی کے

صارف کے لیے کاٹا جاسکتا ہے۔ باقی رقم کے لیے کمیشن کے حکم کی تصدیق ہو جاتی ہے۔
اس کے مطابق اپیل کی جزوی طور پر اجازت ہے۔ بنا لاگت کے۔
آر۔ پی۔

اپیل منظور کی جاتی ہے

Meraj U Din Sofi
I am the author of this document

03.08.24